129284 ـ اسلامك سنيٹر كے چئرمين كے پاس ايك نصرانى عورت كى شادى ہوئى كيا يہ عمل منصب سے معزول كرنے كا سبب بن سكتا ہے ؟

سوال

ہمارے علاقے كے اسلامك سينٹر نے ايك عيسائى عورت سے شادى كر ركھى ہے، كيا يہ شخص ايك دينى راہنما كے منصب پر قائم رہ سكتا ہے كہ لوگ اس كى اقتداء كريں ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اول:

شريعت اسلاميہ ميں كسى مسلمان كا اہل كتاب ـ يہودى اور عيسائى ـ كى عورتوں سے شادى كرنا مباح ہے؛ كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

{ كل پاكيزہ چيزيں آج تمہارے ليے حلال كى گئيں اور اہل كتاب كا ذبيحہ تمہارے ليے حلال ہے، اور تمہارا ذبيحہ ان كے ليے حلال ہے، اور پاك دامن مسلمان عورتيں اور جو لوگ تم سے پہلے كتاب ديے گئے ہيں ان كى پاك دامن عورتيں حلال ہيں جب كہ تم ان كے مہر ادا كرو، اس طرح كہ تم ان سے باقاعدہ نكاح كرو يہ نہيں كہ علانيہ زنا كرو يا پوشيدہ بدكارى كرو، منكرين ايمان كے اعمال ضائع اور اكارت ہيں اور آخرت ميں وہ ہارنے والوں ميں سے ہيں }المآئدة (5).

اور اہل كتاب كى اس عورت سے نكاح كرنا مباح ہے جو عفت و عصمت والى ہو بدكار نہيں.

مزيد تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر (2527) كا مطالعہ كريں.

دوم:

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے مرد كو حكم ديا ہے كہ وہ ايسى عورت كو بطور بيوى اختيار كرے جو دين والى اور اخلاق كريمہ كى مالك ہو.

اسى ليے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" چنانچہ تم دين والى اختيار كرو تمہارا ہاتھ خاك ميں ملے "

صحيح بخارى حديث نمبر (5090) صحيح مسلم حديث نمبر (1466).

اسى ليے اكثر علماء كرام نے اہل كتاب كى عورت سے مسلمان شخص كا شادى كرنا مكروہ قرار ديا ہے، اور اس كے كئى ايك اسباب ہيں:

1 - ايسى عورت سے شادى كرنے كا خدشہ جو عفت و عصمت كى مالك نہيں.

شقيق بن سلمہ بيان كرتے ہيں كہ حذيفہ نے ايك يہودى عورت سے شادى كى تو عمر رضى اللہ تعالى عنہ نے انہيں خط لكھا: كہ اسے چھوڑ دو، تو حذيفہ رضى اللہ تعالى عنہ نے انہيں جواب ديا كيا تم يہ خيال كرتے ہو كہ يہ حرام ہے تو ميں اسے چھوڑ ديتا ہوں ؟

تو عمر رضى اللہ تعالى عنہ نے فرمايا: نہيں ميں اسے حرام خيال نہيں كرتا، ليكن مجھے خدشہ ہے كہ ان ميں بدكار عورتوں كے ساتھ شادياں نہ كرنے لگو "

اسے ابن جرير طبرى نے تفسير طبرى (4 / 366) ميں روايت كيا اور حافظ ابن كثير رحمہ اللہ نے تفسير ابن ابن كثير (1 / 583) ميں صحيح قرار ديا ہے.

2 - اس چيز كا خدشہ كہ كہيں مسلمان مرد مسلمان عورتوں كو چھوڑ كر اہل كتاب كى عورتوں سے ہى شادياں نہ كرنے لگ جائيں.

عامر بن عبد اللہ نسطاس رحمہ اللہ بيان كرتے ہيں كہ طلحہ بن عبيد اللہ نے يہوديوں كے ايك سردار كى بيٹى سے شادى كى راوى كہتے ہيں كہ تو عمر رضى اللہ تعالى عنہ نے انہيں روكا ليكن انہوں نے اسے طلاق نہيں دى "

اسے مصنف عبد الرزاق (6 / 79) ميں روايت كيا گيا ہے.

ابن جرير طبرى رحمہ اللہ حذيفہ اور طلحہ رضى اللہ كے متعلق عمر رضى اللہ تعالى عنہ كے قول پر تعليقاً كہتے ہيں:

" طلحہ اور حذيفہ كا يہودي اور نصرانى عورت سے نكاح كرنا عمر رضى اللہ تعالى عنہ نے اس ليے ناپسند كيا كہ كہيں لوگ اس ميں ان كى اقتداء اور پيروى نہ كرنے لگيں، اور مسلمان عورتوں كو چھوڑ ديں اس ليے انہوں نے انہيں چھوڑنے كا حكم ديا " انتہى

ديكھيں: تفسير الطبرى (4 / 366).

3 ـ اس طرح کی شادی کے نتیجہ میں بہت ساری خرابیاں پیدا ہوتی ہیں، مثلا اولاد اور ان کے عقائد کے متعلق پیش آمد خطرات اور جھگڑے کا پیدا ہونا.

اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح میں جو خرابیاں پیدا ہوتی ہیں ان کو ہم سوال نمبر (20227) کے جواب میں بیان کر چکے ہیں آپ ان کی اہمیت کی وجہ سے اس کا مطالعہ ضرور کریں.

سوم:

علماء رحمہم اللہ نے ایك قاعدہ اور اصول بیان کیا ہے کہ: جب مسلمان شخص کو ضرورت ہو تو اس کے لیے مکروہ مباح ہو جاتا ہے "

اس قاعدہ اور اصول کی تفصیل اور شرح اور مثالیں دیکھنے کے لیے آپ شیخ ابن عثیمین کی کتاب " شرح منظومۃ اصول الفقہ و قواعدہ " صفحہ نمبر (62) کا مطالعہ کریں.

اس بنا پر اسلامك سینٹر کے چئرمین نے جو کچھ کیا ہے وہ اصلا مکروہ ہے، لیکن ہم بعینہ اس شخص پر حکم نہیں لگا سکتے کہ اس نے مکروہ کام کیا ہے، کیونکہ ہو سکتا ہے اس کے لیے ایسا کرنے کے اسباب ہوں، جو اس کراہت کے حکم کو ختم کرنے کا باعث ہوں.

فرض کریں کہ اس نے کوئی مکروہ عمل کیا ہے تو بھی اس نے کوئی حرام کام تو نہیں کیا، بلکہ ایك ایسا عمل کیا ہے جس کے جواز پر قرآن اور سنت دلالت کرتے ہیں.

تو اس طرح اس کا عادل ہونا ختم نہیں ہو جائیگا، اور نہ ہی اس سے بائیکاٹ کرنا اور اسے اس کے منصب سے معزول کرنے کا باعث بنےگا، کیونکہ اس نے کسی حرام فعل کا ارتکاب تو نہیں کیا، اور نہ ہی کوئی ایسا عمل کیا ہے جو اس کے عادل اور امین ہونے میں جرح کا باعث بنے، لہذا آپ اس کے ساتھ نرم رویہ اختیار کریں، اور سب مل کر ایك ہو جائیں، اور خاص کر اپنے اس ملك میں جہاں آپ رہ رہے ہیں، کیونکہ وہاں آپ کو اجتماعیت اور محبت و الفت کی زیادہ ضرورت ہے.

واللہ اعلم.